پولیو قطرے، تشنج اور خسرہ ویکسین دوا یا زہر؟
سائنسی تحقیق کی نظر میں

مقالہ نگار

سید باچا آغا صاحبزادہ

لیکچرر اسلامیات گورنمنٹ ڈگری کالج کوئٹہ

اسلام و مسلم دشمن عناصر کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کی جڑیں کاٹ کر صفحۂ ہستی سے ہمیشہ کے لئے مٹا دیئے جائیں۔ مسلمانوں کو مجبور و مقہور بنا کر ان پر حکومت کرنے کے لئے ان کو مختلف محاذوں پر کمزور کر دیئے جائیں، مثلاً ایمان واسلام، معشیت واقتصادیات، فوجی قوت، افرادی قوت اور اخلاقی قوت وغیرہ ایمان واسلام کا جنازہ تو پہلے ہی سے نکال دیا گیا ہے، رنگ ڈھنگ، چال ڈھال، شکل وشبہات غرضیکہ قول وفعل کے اعتبار سے اغیار کی تقلید کرتے تھکتے نہیں بلکہ فخر محسوس کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے اقتصادیات کو تباہ و برباد کر دیا گیا، سارے مسلمان غیر مسلموں کے مقروض اور مجبور ہیں۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کے فوجی قوت کو کمزور کرنے کا مہم شروع کیا گیا ہے، کسی مسلمان ملک کو اجازت نہیں کہ وہ اپنے دفاع کے لئے جدید اسلحہ، ایٹم وغیرہ کی صورت میں حاصل کریں جبکہ ارشاد خداوندی ہے۔" **واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم وآخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم.** (۱)

ترجمہ:۔ اور مسلمانو! سپاہیانہ قوت سے اور گھوڑوں کے باندھے رکھنے سے جہاں تک تم سے ہو سکے کافروں کے مقابلے کے لئے سازو سامان مہیا کرتے رہو کہ ایسا کرنے سے اللہ کے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے اور نیز ان کے سوا دوسروں پر بھی جن کو تم نہیں جانتے اور ان کے حال سے اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے۔

مسلمانوں کی اخلاقی قوت کو تباہ و برباد کر دیا گیا ہے، مرد و زن کا اختلاط عام سی بات ہے قرآن کریم کا حکم " **وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى** ۔ (۲)

کو حقوق نسواں پر نعوذ باللہ ڈاکہ اور عورت کو غلامی کے زنجیروں میں جکڑے کے مترادف سمجھ رہے ہیں اور حضور کا ارشاد کہ " **بعثت لا تمم مكارم الاخلاق**" (موطا امام مالک) "(میں بہترین اخلاق کے تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں) کو بھول گئے ہیں۔ اور سیاحت و روشن خیالی کے نام پر عورتوں کا غیر مردوں کے جھولی میں گرنا اور ان سے بغل گیر ہونے کو روشن خیالی سمجھتے اور اس پر فخر کرتے ہیں جبکہ اسلام اور مسلمانوں کے نظر میں ایسے افراد حضورؐ کے اس قول کہ " **من تشبه بقوم فهو منهم** " (جس نے کسی قوم سے مشابہت اپنائی وہ انہیں میں سے ہیں) مصداق ہیں۔ اب اغیار کے نظروں میں مسلمانوں کی اگلی چیز افرادی قوت کا خاتمہ ہے، جس

کے لئے مختلف قسم کے حربے استعمال کیے جارہے ہیں۔جن میں سے ایک قسم مرحلہ واراور آہستگی کے ساتھ ویکسین کے ذریعے مسلمانوں کے آئندہ نسل کا خاتمہ ہے۔اور یہ سب کو معلوم ہے کہ مسلمان وہ واحد قوم ہے جو تعداد میں سب سے زیادہ ہے،اب ان لوگوں کی یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں کی افرادی قوت کو کم کیا جائے اسی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے پہلے ایک مرض کا خوب ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے اور پھر اس کی ویکسین تیار کر کے ان ممالک میں سپلائی کی جاتی ہے۔ایک بات قابل غور ہے اور اس کی گواہی قرآن وسنت سے بھی ثابت ہے کہ غیر مسلم ہمارے خیر خواہ کبھی ہو ہی نہیں سکتے لیکن ہم پھر بھی ان کی تقلید میں ہی اپنی فلاح و بہبود ڈھونڈتے ہیں۔قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔" **یاایھا الذین آمنو الا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم** ." (۳)

ترجمہ:۔اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو اپنے دوست مت بناؤ۔وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں،اور اگر تم میں سے کوئی ان کی طرف پھرا وہ انہی میں سے ہے۔

پولیو ویکسین کیا چیز ہے؟اس کے کیا نقصانات ہیں؟اور سائنس اس حوالے سے کیا کہتا ہے؟چونکہ پولیو ویکسین ہر بچے کو شروع سے پلائی جاتی ہے۔اس لیے اس ویکسین میں ایسے زہر ملانے کے شواہد ملے ہیں جو اپنا اثر بچپن ہی سے دکھاتا ہے اور یہ بچے جب بڑے ہو جائے تو پھر بچے پیدا نہیں کر پاتے یہ سب کیسے ہوتا ہے؟ذرا سائنسی نقطہ نگاہ سے اس کا تجزیہ کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نسل انسانی کو ماں باپ کے باہم جنسی ملاپ سے پیدا فرماتا ہے۔دوسرے جانداروں کی طرح انسان میں بھی بچہ پیدا کرنے کے لئے نر اور مادہ کی جنسی ملاپ ضروری ہے۔نر میں اعضائے تولیدی کو"ٹسٹیز"(Testes) اور مادہ کے اعضائے تولیدی کو"اووریز"(Ovaries) کہتے ہیں۔یہ اعضاء نہ صرف تولیدی ہیں بلکہ یہ"غدود"(Glands) کا کام بھی سرانجام دیتی ہے۔غدود انسانی جسم کا ایسا جز ہے جس کے ذمہ جسم کے مختلف افعال کو باقاعدہ بنا کر اور اسے کنٹرول کرنا ہے جیسا کہ"پٹیوٹری"(Pitutary) غدود انسان کے قد کا ذمہ دار ہے اگر یہ ٹھیک وقت پر برابر مقدار میں ہارمونز خارج کرے تو انسانی قد نارمل ہوگا ورنہ یا تو بہت زیادہ بڑھے گا یا پھر پست رہ جائے گا۔تو اسی طرح مادہ انسان میں اووری(Ovaries) بھی ایک خاص قسم کا ہارمونز"اسٹروجن"(Estrogen) خارج کرتی ہے۔اس ہارمونز کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام لگا رکھا ہے کہ جو بچہ پیدا ہوگا اگر تو وہ مادی(بچی) ہے تو اس میں عورت ذات والی تمام خصلتیں اور خصوصیات بھر دے گی،اس کے ساتھ اسے نسوانی حسن بخش دے گی۔اسی طرح نر انسان میں ٹیسٹیز(Testes) جو ہارمونز خارج کرتا ہے اسے"انڈروجن"(Endrogen) کہتے ہیں اور یہ انسانی بچے میں مردانہ پن پیدا کرنے کا ذمہ دار ہے۔اگر یہ دونوں غدود صحت مند ہونگے اور اپنا کام صحیح طور پر سرانجام دیں تو نر بچہ میں مردانہ خصوصیات اور مادہ بچی میں نسوانی خصوصیات کی حامل ہوگی۔

لیکن اگر یہ غدود اپنا کام صحیح طور پر سرانجام نہ دیں اور Estrogen اور Endrogen صحیح مقدار میں پیدا نہ کر سکے تو پھر پیدا ہونے والے بچے یا تو بن ہی نہیں پاتے اور اگر بن جاتے ہیں تو ہیجڑا پن کے حامل ہونگے،جیسا کہ ہم آج کل دیکھ رہے ہیں۔ہوگی لڑکی لیکن اس کا نسوانی حسن غائب اور خصلتیں مردوں جیسی ہوں گی اور ہوگا لڑکا لیکن مردانہ پن غائب اور خصلتیں وکردار لڑکیوں کی

طرف مائل ہوگی۔تو اسی طرح پولیو ویکسین میں ایسا زہر ملانے کے شواہد ملے ہیں کہ جس سے نر اور مادہ انسان میں اووری اور ٹیسٹیز اپنا صحیح کام سرانجام نہیں کر پاتے ہیں۔ اسٹروجن اور انڈروجن صحیح مقدار میں خارج نہیں ہو پاتی۔ جس سے پید ہونے والے بچے میں بے قاعدگیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اگر یہ ویکسین بچوں کو شروع سے پلائی جاتی ہے تو آہستہ آہستہ بچے جوان ہوتے ہیں۔ اور یہ اپنا کام کر چکی ہوتی ہے۔ یا تو بچہ جوان ہو کر بچے پیدا ہی نہیں کر سکتے یعنی مستقل بانجھ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یا پھر اگر پیدا کرتے بھی ہیں تو ان میں ہجڑا پن ہوتا ہے۔ ان ویکسین میں کون سی چیز ملاتے ہیں یہ تو ابھی تک زیر تحقیق ہیں لیکن شاید مصنوعی اسٹروجن ملاتے ہیں لیکن اس کی استعمال سے بچیوں میں اسٹروجن کی زیادہ مقدار بنے گی اور مستقبل میں جو بھی اولاد پیدا ہوگی ان میں سے زیادہ تعداد لڑکیوں کی ہوگی اور اگر کوئی لڑکا پیدا ہوتو ماں سے اسٹروجن کی زیادہ مقدار منتقل ہونے کی وجہ سے ہجڑا پن کا مالک ہوگا یعنی ساری عادتیں اور خصلتیں لڑکیوں جیسی ہوگی۔(4)

ڈاکٹر ہارونا کائیٹا جو کہ احمد وبلو یونیورسٹی زاریا میں فارماسوٹیکل سائنسز ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ ہے، نے نائیجریا سے ویکسین کے کچھ نمونے تحقیق کے لئے انڈیا لے گئے تاکہ ان میں موجود اجزاء کی جانچ پڑتال ہو سکے۔ جب ڈاکٹر کائٹا نے ان ویکسین کو مختلف ٹیسٹ اور جانچ پڑتال کے مراحل سے گزارا تو اس میں کچھ ایسے مواد کی ملاوٹ کے شواہد ملے جو کہ صحت کے لئے خطرناک تھے۔ ڈاکٹر کائٹا نے ہفت روزہ ''کیڈونا ٹرسٹ'' کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ ''ہم نے پولیو کے اس ویکسین میں کچھ ایسی اشیاء دریافت کی ہین جو صحت کے لئے نقصان دہ اور زہریلی ہیں اور خاص طور پر کچھ ایسی ہیں جو براہ راست انسان کے جنسی نظام تولید پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ بدقسمتی سے خود ہماری بیچ ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کی اس خباثت اور بدتمیزی کی پشت پناہی کر رہے ہیں اور برابر ان کی مدد کر رہے ہیں اور مجھے یہ کہہ کر افسوس ہو رہا ہے کہ ان میں کچھ ہمارے اپنے ماہرین بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر کائٹا نے یہ مطالبہ کیا کہ جو لوگ پولیو ویکسین کے نام پر یہ جعلی دوائی درآمد کر رہے ہیں، ان کے خلاف دوسرے مجرموں کی طرح مقدمہ چلانا چاہیے اور سزا دینی چاہیے۔(5)

Lifesite کی رپورٹ کے مطابق1995ء میں فلپائن کی آزاد خواتین کے ایک لیگ نے تشنج کے ٹیکوں کے خلاف کورٹ میں مقدمہ جیت لیا تھا اور یونیسف کے اس مہم کو روک لیا تھا، کیونکہ اس ویکسین میں ایسی دوائی(B,HCG) استعمال کی گئی تھی جس کے استعمال کرنے سے عورت کا حمل مکمل طور پر نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فلپائن کے سپریم کورٹ نے یہ معلوم کیا کہ تین ملین خواتین کو جن کی عمر12 سے 45 سال تک تھی، پہلے ہی سے یہ ویکسین دی جا چکی تھیں۔(6)

عالمی ادارہ صحت کی طرف سے (20 جون2005ء) جاری کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق دنیا بھر میں پولیو کے قطرے پلانے کے باوجود500 سے زائد پولیو کے کیس سامنے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ یمن اور انڈونیشیا جن سے1996ء میں پولیو ویکسین کی مہم چلانے کے بعد اس بیماری سے آزاد خطہ قرار دے دیا گیا، وہاں پھر سے یہ وبا پھوٹ پڑی ہے۔ یمن میں243 اور انڈونیشیا میں 53 نئے کیس سامنے آئے ہیں۔(7)

بہت سے محققین نے ویکسین کو دراصل دنیا کی آبادی کنٹرول کرنے کا خفیہ مگر انتہائی مؤثر ہتھیار ثابت کیا ہے اور اس حوالے سے دستاویزی ثبوت بھی فراہم کیے ہیں۔ ایک خفیہ امریکی دستاویز "NSSM200" جو 1974ء میں شائع ہوئی اور 1989ء میں ڈی کلاسیفائی ہوئی، اس دستاویز پر اس وقت کے وزیر خارجہ ہنری کسنجر کے دستخط ہیں۔ اس دستاویز میں شناخت کیے گئے ممالک ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، نائیجیریا، انڈونیشیا، برازیل، فلپائن، مکسیکو، تھائی لینڈ، ترکی، ایتھوپیا اور کولمبیا ہیں۔ پاپولیشن کنٹرول اس دستاویز کا مرکزی اور یک نکاتی ایجنڈا ہے۔ 29 جون 1987ء کو امریکی اخبار نے نیشنل کینسر انسٹیٹوٹ کے ڈاکٹر رابرٹ سے بات کی جن کا کہنا تھا کہ خسرہ کی ویکسین نقصان دہ وائرس سے آلودہ ہیں۔ 30 برس تک نامی گرامی ڈاکٹر چلاتے رہے کہ ہم "ویکسین" نامی ٹائم بم سے کھیل رہے ہیں۔ خسرہ کے ویکسین سے یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ کینسر (نیومس کا باعث ہے۔(8)

لندن کے موقر ترین روزنامے دی ٹائمز نے فرنٹ پیج پر اس حوالے سے یہ سرخی لگائی تھی کہ "خسرہ کے لئے لگائے گئے ٹیکے ایڈز وائرس پھیلا رہے ہیں"۔(9)

عالمی ادارہ صحت (W.H.O) کے ایک کنسلٹنٹ نے W.H.O کو رپورٹ دی کہ زیمبیا، زائرے اور برازیل میں خسرہ ویکسینیشن اور ایڈز وائرس کے پھیلاؤ کے درمیان تعلق کا شبہ تھا، تحقیق پر یہ شک وشبہات صحیح نکلے۔ W.H.O نے رپورٹ ملنے کے باوجود اسے شائع نہیں کیا۔ برازیل واحد جنوبی امریکی ملک تھا جس نے خسرہ سے بچاؤ کی ویکسین مہم میں حصہ لیا اور پھر یہی ملک ایڈز کا سب سے بڑا شکار بنا۔ پولیو، خسرہ ہیپاٹائٹس کی ویکسین میں وائرس کی موجودگی کے ثبوت سامنے آچکے ہیں۔ ان میں منگی وائرس جیسا خطرناک وائرس بھی شامل ہے۔ W.H.O پر خسرہ ویکسین کے ذریعے ایڈز پھیلانے کے الزامات بھی لگ چکے ہیں۔ ان ٹیکوں کی وجہ سے بانجھ پن ہونا بھی ثابت ہو چکا ہے۔ ویکسینیشن دو ماہ کے بچوں کے لیے قطعاً محفوظ نہیں مگر یہ ویکسین کا شیڈول نومولود کے ابتدائی دنوں سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ نومولود کے وزن، قد اور جسامت جیسے معاملات بالکل نظرانداز کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ سائنسی حقیقت ہے کہ ایک ہی دوائی یا ٹیکہ کسی ایک انسان کے لئے تو قطعی محفوظ ہو سکتے ہیں مگر دوسرے کے لئے موت کا باعث بھی۔ ویکسینیشن کو بچوں میں ذہنی عوارض کا سبب بھی قرار دیا جاتا ہے۔ پولیو کے قطرے جب پلوانے شروع ہوئے جن بچوں نے یا استعمال کیے ہیں، یقیناً آج وہ جوان ہونگے مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہوں گے۔ اور آج کل نوجوانوں کی اکثریت جن امراض میں مبتلا نظر آتی ہے وہ مردانہ امراض ہی ہیں۔(10)

اس ضمن میں مزید جو حقائق دیئے گئے ہیں وہ بہت خوفناک ہیں۔ بھارت کے ایک جریدے "المرشد" میں پولیو کے قطروں سے متعلق ایک مدلل مضمون شائع ہوا ہے اس مضمون کو اشرف لیبارٹریز فیصل آباد کے ترجمان ماہنامہ رہنمائے صحت کی اشاعت میں شامل کیا گیا تھا۔ جس میں سات سے زائد ایسے کیس ذکر کیے گئے ہیں جن میں بچوں کو پولیو کے قطروں کا کورس مکمل کروایا گیا تھا انہیں اس روک تھام کے باوجود پولیو ہوگئی۔(11)

ملک کے معروف قلم کار جناب حامد میر صاحب اپنے ملک مضمون میں لکھتے ہیں۔'' قارئین کو یاد ہوگا کہ 7 جون 2004ء کو میں نے ''پولیو اور پارلیمنٹ'' کے عنوان سے اپنے کالم میں لکھا تھا کہ پولیو کے خلاف حالیہ مہم میں چھوٹے بچوں کو پولیو ویکسین کے جعلی قطرے پلائے جارہے ہیں۔ وفاقی وزارت صحت نے میرے دعوے پر خاموشی اختیار کیے رکھی ہے۔ ایک ماہ کے بعد 7 جولائی کو عالمی ادارہ صحت نے وفاقی وزارت صحت حکومت پاکستان کو ایک خط لکھا کہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد میں تیار کی گئی پولیو ویکسین انتہائی غیر معیاری ہے۔ لہٰذا اس ویکسین کو فوری تلف کیا جائے۔ 26 جولائی 2004ء کو عالمی ادارہ صحت کے نمائندہ برائے پاکستان ڈاکٹر خالف بلے محمد نے وفاقی وزیر صحت کو ایک خط لکھا اور انہیں یاد دلایا کہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد میں تیار کی گئی پولیو ویکسین کی 15 کروڑ ڈوز غیر معیاری ہیں اور انہیں تلف کر دیا جانا چاہیے۔ اس خط کی وجہ یہ تھی کہ وفاقی وزارت صحت کی نگرانی میں تیار کیے گئے پولیو کے غیر معیاری قطروں کا استعمال ملک بھر میں بدستور جاری ہے۔ لاکھوں والدین نے اپنے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کی امید میں یہ قطرے پلائے لیکن افسوس یہ قطرے زہریلے پانی کے سوا کچھ نہیں۔ جناب حامد میر مزید لکھتے ہیں۔ کہ مجھے معلوم ہے کہ ہتک عزت کے لئے قانون کے تحت بغیر ثبوت کے کسی پر الزام لگانا بہت مشکل ہے لہٰذا اگر (ملک کے وزیر اعظم کو) ضرورت ہو تو عالمی ادارہ صحت کی طرف سے خط کی نقل اور عالمی ادارہ صحت کی طرف سے پاکستان میں استعمال ہونے والے پولیو ویکسین کے لیبارٹری ٹیسٹوں کی رپورٹ یہ بندہ ناچیز انہیں فراہم کرسکتا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے کہ یہ دونوں دستاویزات وفاقی سیکرٹری برائے صحت، ڈاکٹر جنرل ہیلتھ اور ایگزیکٹیو ڈائریکٹر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کے پاس بھی موجود ہے۔(12)

ہمارے بچوں کے بہتر اور خوشحال مستقبل کی فکر میں پیش پیش وہ مغربی ممالک ہیں جن کے سرمایہ کاری کی ایک خطیر رقم عراق، فلسطین اور افغانستان میں مسلمان بچوں کے قتل وتباہی پر خرچ ہورہی ہے۔ ان ممالک کے بارے میں سروے رپورٹ یہ ہے کہ جنگ میں سب سے زیادہ اموات بچوں کی ہورہی ہے۔ اس بارے میں آج تک ایسی مہم نہیں چلائی گئی ہے کہ جس میں ان تندرست اور بے گناہ بچوں کو تحفظ دیا جاسکے اور ان کے تحفظ کے اقدامات کیے جاسکیں۔ پولیو قطرے پلانے کے حوالے سے بعض حضرات کا استدلال یہ ہے کہ اگر پولیو کے ویکسین مضر صحت ہوتے تو پھر تعلیم یافتہ طبقہ اسے استعمال نہ کرتے۔ ایسے حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ شراب کی حرمت پر تمام مذاہب متفق ہیں اسی طرح صحت کے لئے شراب کا استعمال کرنے والے اکثر لوگ تعلیم یافتہ ہیں جاہل نہیں۔ اس قسم کے استدلال پیش کرنے والے دراصل حقائق سے ناواقف ہیں۔ مذکورہ بالا مشاہدات کے باوجود اگر ہم اپنے بچوں کو مذکورہ ویکسین وغیرہ پلاتے ہیں۔ تو پھر ہم اس جرم میں برابر کے شریک ہیں اور ہمارا انجام یہی ہوگا کہ ہم پر عروج کی جگہ تسفل، ترقی کی جگہ تنزل عظمت کی جگہ ذلت، حکومت کی جگہ غلامی اور بالاخر زندگی کی جگہ موت چھا جائیگی۔ (نوٹ = ویکسین کے منفی اور مثبت دونوں پہلوؤں پر تحقیق جاری ہے)۔

مراجع ومصادر

1=الانفال8 :60,   2=الاحزاب33:33   3, =المائدہ 15:5

4= ڈاکٹر حمیداللہ وزیر، اصلی بیماریاں جعلی علاج ہفت روزہ ضرب مؤمن، کراچی، 16 تا22 ستمبر2005ء۔

5=عبدالرحمٰن، بانجھ قطرے ہفت روزہ ضرب مؤمن کراچی، 10 مارچ2006ء۔

6=http://www.lifesite.net/idn/2002/oct/021.030a.htm

7=(WHO) عالمی ادارہ صحت کا رپورٹ جاری کردہ 20 جون2005ء

8=ڈاکٹر ناصرالدین، کیا ویکسین کورس بہت ضروری ہے؟ ہفت روزہ ضرب مؤمن کراچی، 16 مارچ2007ء۔

9=The times,London,11may,1987

10=ڈاکٹر ناصرالدین، بحوالہ بالا۔

11=ماہنامہ رہنمائے صحت، اشرف لیبارٹریز فیصل آباد، جون2006ء۔

12=ڈاکٹر حمیداللہ وزیر بحوالہ بالا۔

آئندہ فقہی اجتماعات کا لائحہ عمل

قارئین حضرات سے درخواست ہے کہ عصر حاضر میں جدید مشکل مسائل کے حل وتحقیق کے لئے آئندہ فقہی اجتماعات وکانفرنسوں کے انعقاد، موضوعات اور عنوانات اور اپنی علمی تحقیقی آراء وتجاویز سے خط کے ذریعے مجلس التحقیق الفقهی جامعہ المرکز الاسلامی کو مطلع فرمادیں۔

رابطہ: دفتر مجلس التحقیق الفقهی جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

فون نمبر0928-331351   فیکس نمبر0928-331355

ای میل almarkazulislami@maktoob.com